سپین میں مسلمانوں کے تنزّل کا سبب تعلق باللہ کو توڑنا اور صراط مستقیم سے دوری تھا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۸۰ء بمقام پیدرو آباد (قرطبہ) سپین)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے حسب ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:-

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (اٰل عمران:۹)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

قرآن عظیم نے جو دُعا اس آیت میں ہمیں سکھائی ہے جو ابھی میں نے تلاوت کی ہے اس کی ضرورت اور اہمیت نمایاں ہو کر ہمارے سامنے سپین میں آ جاتی ہے۔ قریباً چھ صدیاں امّت مسلمہ کے اس حصّہ نے جو یہاں رہائش پذیر تھا اور یہاں کی بادشاہت اس کے ہاتھ میں تھی انہوں نے صراط مستقیم کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ سے ان کا اتنا مضبوط تعلق تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت اور دنیا کی کوئی کشش اور رغبت اس تعلّق کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی تھی اور قریباً چھ صدیاں اللہ تعالیٰ نے ان پر اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً (لقمان:۲۱) موسلا دھار بارش کی طرح ظاہری اور باطنی نعمتیں نازل کی تھیں۔ عملی میدان میں ساری دنیا کی بادشاہت ان کے ہاتھ میں تھی۔ روحانی طور پر بھی بڑے بڑے بزرگ انہوں نے پیدا کئے اور اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

تَشَآءُ (اٰل عمران: ۲۷) اس زمانہ میں ان کی زندگی نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ التجا کی تھی کہ اگر ہمارے ہاتھ میں مملکت رہے تو تیری مخلوق کو فائدہ پہنچے گا بجائے اس کے کہ کسی اور کے ہاتھ میں چلی جائے اور خدا تعالیٰ جس نے انہیں پیدا کیا اور ایسا بنایا جیسا وہ تھے ان کی اس قابلیت کو جو اُسی نے دی تھی دیکھتے ہوئے ان کو یہ موقع دیا کہ وہ انسانیت کی خدمت کریں۔ بڑے بڑے لاٹ پادری ان کے مدرسوں میں آ کر علم حاصل کرتے تھے۔ علم کے میدانوں میں اس قدر آگے نکلے کہ آج بھی وہ دنیا جو اس روشن ماضی کو بھول چکی ہے ان کارناموں سے انکار نہیں کرتی اور نہ کر سکتی ہے۔ اقرار دبی زبان سے کرتی ہے، دھیمی آواز میں کرتی ہے مگر ان کا احترام کرتے ہیں، انکار نہیں کرتے۔ پھر دنیا نے انہیں اپنی طرف راغب کر لیا۔ دنیا کی رغبت اور اس کا زہر آہستہ آہستہ اپنا اثر دکھاتا ہے اور آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے وہ محروم ہوتے رہے اور وہ جو بارہ ہزار کی تعداد میں یہاں آئے انکے شامل عیسائی جن کا ملک تھا یہ لاکھوں کی ان کی فوج تھی اور اکیلا یہ ملک ہی نہیں تھا کہ ایک جزیرہ ہے سپین جس کے چاروں طرف سمندر ہے جو فوج ان کے پاس ہے بس اسی سے انہوں نے کام لینا ہے۔ ان کی پُشت کے ساتھ ان کے مددگار اور معاون اور ہم مذہب اور اتنے ہی متعصّب اسلام کے خلاف جتنے یہ خود تھے فرانس تھا پھر اس کی پشت کے ساتھ جرمنی لگا ہوا تھا، پھر سارا یورپ جو تھا وہ ان کو مدد دینے کیلئے تیار تھا۔ ایک وقت تھا جب بارہ ہزار ان لاکھوں کے مقابلے میں کافی تھے اور ایک وہ وقت آیا جب ان کے دل صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر کج راہوں پر چلنے لگے اور ان کے ذہنوں میں نور کی بجائے ظلمتیں بسیرا کرنے لگیں اور ان کی روح اللہ تعالیٰ کے پیار کے سایہ سے نکل کر شیطانی آگ میں لذت پانے لگی۔ جب لاکھوں بن گئے اس وقت لاکھوں کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ جب بارہ ہزار تھے تو لاکھوں پر بھاری تھے۔ جب لاکھوں بن گئے تو شاید دشمن ان سے کم ہوں تعداد میں وہ ان پر بھاری ہو گئے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اس واسطے دعا سکھائی خدا نے ہمیں بڑے پیار سے۔ یہ دعا کرتے رہو ہدایت پانا بھی اس کے فضل سے ہوتا ہے، ہدایت پر رہنا بھی اس کی مدد اور رحمت کے بغیر ممکن نہیں۔ وہ خود ہی راہنمائی کرے تو سیدھا راستہ سامنے نظر آتا رہتا ہے ورنہ انسان کی نظر بھٹکتی اور پاؤں میں لغزش پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچے تھے

سمندروں کی گہرائیوں میں ان کی ہڈیوں کا بھی نشان نہیں ہمیں ملتا کچھ ان کے کارناموں کے خال خال نقوش نظر آتے ہیں۔

غرناطہ میں الحمرا ہے قرطبہ کی مسجد ہے وہ بھی بہت کچھ خراب ہو چکی مرورِ زمانہ یا تعصب دشمنان کے نتیجے میں لیکن ان کے نشانات نظر آتے ہیں ان پر۔ آج صبح ہم مسجد دیکھنے گئے تو محراب کی چھت جو تھی اس کے اوپر جو نقش و نگار تھے ان میں بھی خدا تعالیٰ کی صفات کی عظمت کو انہوں نے نمایاں کیا ہوا تھا۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمٰن:۳۰) تنوّع بھی تھا اور اس میں وحدت بھی جھلک رہی تھی اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کی لیکن وہ انسان جس کو خدا نے یہ سب کچھ کرنے کی توفیق عطا کی وہ تو ضلالت کے گڑھے میں گر گیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ صرف ایک انسان تھا جس نے اپنے کردار سے اسلام کی عظمت کو قائم رکھا۔ اس نے کہا شکست نہیں تسلیم کرنی، لڑنا چاہیئے۔ اگر نہیں لڑتے تو میں جاتا ہوں۔ وہ اکیلا گھوڑے پر سوار ہوا اور غرناطہ کے قلعہ سے نکلا اور خدا جانے کہاں گیا؟ اغلب یہی ہے کہ وہ اکیلا دشمن کی کسی فوج کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔ اگر وہ اس وقت علماء ظاہر کی بحثیں سننے میں اپنا وقت ضائع نہ کرتے جب وہ اس پریشانی کے وقت میں غرناطہ کے چوراہوں میں ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کر کے آپس میں بغض اور عناد کی آگ کو ہوا دے رہے تھے اور خدائے واحد و یگانہ کی طرف توجہ کرتے اور خدا کے ہو کر خدا کے لئے لڑتے تو یقیناً دشمن کو شکست دیتے اور یہ حُلیہ نہ ہوتا جو آج اس ملک کا نظر آتا ہے۔

قریباً آٹھ صدیاں، ساڑھے سات سو سال کم و بیش یہاں مسلمان نے حکومت کی۔ حکومت کے ظلم سے نہیں انصاف کے ساتھ۔ غرناطہ میں الحمرا میں جو گائیڈ ملا وہ کہتا تھا کہ میں بھی ایک مسلمان خاندان کا عیسائی بیٹا ہوں اور پھر یہ دیکھیں (وہ کہہ رہا تھا) مسلمان بادشاہوں نے اتنا عدل قائم کر رکھا تھا کہ چھوٹی چھوٹی جو چپقلش ہو جاتی ہے، رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں، بدمزگیاں ہوتی ہیں فضا کو خراب کرتی ہیں، ان سے بھی بچانے کیلئے عیسائیوں کے علیحدہ کوارٹر محلّے بنا دیئے تھے۔ شہر کا ایک حصّہ تھا اس میں عیسائی تھے، ان کے گرجے تھے ان کے پادری تھے، وہ جس طرح چاہتے تھے وعظ کرتے تھے۔ یہودیوں کا ایک ایک علیحدہ علاقہ اور جپسی (Gipsy) جن کو

آج بھی غیر مسلم حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کا جو تمدن اور ثقافت تھی اس کو نہیں چھیڑا۔ وہ چاہتے تھے کہ کیوز (Caves) میں جو وہاں ان کو میسّر آتی تھیں اُن میں رہیں اور جب دل کرے خانہ بدوش بن کر ادھر سے اُدھر پھرتے رہیں۔ حکم تھا، تم جس طرح چاہتے ہو اپنی زندگی گزارو۔ آج بھی وہ کیوز (Caves) میں ہیں لیکن آج وہ عزت اور احترام جو ایک مسلمان انہیں دیتا تھا اس عزت اور احترام سے وہ محروم ہیں اس مہذّب دنیا میں، اُس مہذّب دنیا میں جو حقیقی معنی میں مہذّب تھی وہ محروم نہیں تھے۔ پھر مسلمانوں کے کوارٹر تھے عیسائیوں کو گرجے بنانے کی اجازت تھی، مسلمانوں کو گرجے گرانے کی اجازت نہیں تھی۔ ہمارا گائیڈ کہنے لگا وہ جو سامنے آپ کو بہت بڑا گرجا نظر آتا ہے یہ مسجد تھی جسے گرجا بنایا گیا۔ اس کے صحن میں ابھی وضو کرنے کیلئے جو انتظام ہوا کرتا تھا وہ موجود ہے۔

بہر حال زمانہ کروٹ نہیں بدلتا انسان کا دل کروٹ بدلتا ہے اور دنیا سمجھتی ہے کہ شاید زمانہ بدل گیا۔ جب تک انسان خدا کا ہو کر خدا میں زندگی بسر کرتا رہے زمانہ جو کچھ بھی کرے گا اس کے حق میں کرے گا اور جب یہ تعلق ٹوٹ جائے اور انسان خدا کی بجائے شیطان کی گود میں اپنے آپ کو بٹھا دے پھر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی توقع رکھے یہ حماقت ہے، وہ تو نہیں اس کو مل سکتی۔ رحمت تو تبھی ملے گی جب انسان سمجھے کہ جو کچھ ملا وہ خدا سے ملا، جو کچھ مل سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی سے مل سکتا ہے اور ہدایت کی اس روشنی کو اور نُور کے اس جلوہ کو دیکھنے کے بعد پھر بہک جانا اور نُور کی بجائے ظلمت میں آ جانا اور صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر کج روی کو اختیار کر لینا، اتنا بڑا ظلم ہے جو انسان اپنے پر کرتا ہے، جو انسانی نسلیں اپنے پر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بچنے کیلئے ہمیں یہ دعا سکھا دی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا۔ اب ایک نیا دور شروع ہوا ہے عظمت اسلام کا۔ مہدی آ گئے اور جس صدی میں آنے کی بشارت دی گئی تھی وہ صدی اختتام پر ہے۔ بہت سے لوگ اب اس صدی کے ان آخری دنوں میں کہہ رہے ہیں کہ ہم انتظار کر رہے ہیں۔ پہلا دن جو پندرھویں صدی کا ہو گا اگر اس دن تک مہدی اور مسیح آسمان سے نہ آئے تو ہم بیعت کر لیں گے۔ خدا معلوم وہ اس دن تک زندہ رہتے ہیں کہ نہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ امّت مسلمہ متحد ہو کر یہ اعلان کر چکی ہے کہ آنے والے نے جس کے متعلق

قرآن کریم نے کہا تھا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:۱۰) اس کے زمانے میں پیشگوئی پوری ہوگی۔ اس کا زمانہ چودھویں صدی ہے، وہ چودھویں صدی آ گئی۔ نشان پورے ہو گئے۔ چانداور سورج نے گواہی دی اور سینکڑوں اورنشان ہیں۔ ہمارے علماء کی تھیں پیشگوئیاں۔ وحی کے ذریعہ، رؤیا صادقہ کے ذریعہ زمانہ کی تعین کی گئی ہے کہ اتنے زمانہ بعد آئے گا، قریباً پانچ سوسال پہلے کہا پانچ سوسال بعد آئے گا۔

ایک بزرگ حج کرنے گئے۔ خانہ کعبہ میں ان کو نیند آ گئی۔ وہاں انہوں نے عجیب خواب دیکھی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک چار پائی ہے اس پر ایک مریض پڑا ہوا ہے اور بہت سے معالج، اطبّا، ڈاکٹر اس کے گرد ہیں اور وہ اس کا علاج کر رہے ہیں اور اس کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا اور ان کو خواب آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے دعویٰ سے کوئی آٹھ دس سال پہلے کہ چند قدم کے فاصلہ پر ایک طبیب بیٹھے ہیں اور وہ اس بیمار کی طرف توجہ نہیں کر رہے اور خواب میں ان کو بتایا گیا کہ اگر یہ طبیب توجہ کرے تو بیمار کو صحت ہو سکتی ہے لیکن وہ توجہ نہیں کرتے، وہ بڑے پریشان ہوئے۔ واپس گئے، ان کے ایک پیر تھے انہوں نے اسے پوچھا خانہ کعبہ میں میں نے یہ خواب دیکھی ہے اور مجھے اس کی تعبیر نہیں معلوم اور میں پریشان ہوں، میری طبیعت پر بڑا اثر ہے مجھے تعبیر بتائیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جو تم نے مریض دیکھا وہ اسلام ہے اور اسلام کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جو تم نے دیکھا کہ بہت سے اطبا اس کے گرد منڈلا رہے ہیں اور علاج کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ میرے تیرے جیسے طبیب ہیں اور جو تم نے دیکھا کہ چند قدم کے اوپر ایک شخص بیٹھا ہے، ایک طبیب بڑا ماہر اور تمہیں بتایا گیا کہ یہ توجہ کرے تو اسے صحت ہو سکتی ہے وہ آنے والا مہدی ہے اور خواب میں تمہیں زمانہ، مکان کی شکل میں دکھایا گیا ہے اور چند سال میں وہ آ جائے گا اور چند سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔

ہزار ہا پیشگوئیاں ہیں، دلائل ہیں، نشان ہیں، آیات ہیں، معجزات ہیں جنہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا ہے لیکن جنہوں نے نہیں ماننا تھا وہ نہیں مانے اور چودھویں صدی اب ختم ہو رہی ہے اور غالباً ۸ر نومبر کو پندرھویں صدی کا پہلا دن ہے غالباً میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ایک آدھ دن چاند کی وجہ سے آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔ اس دن ہر احمدی کو

چاہیئے کہ ہر مسلمان کو بتائے کہ چودھویں صدی ختم ہوگئی، تمہاری ساری اُمیدیں بھی ختم ہوگئیں۔ اس صدی میں، چودھویں صدی میں ایک نے دعویٰ کیا اس کے لئے نشان پورے ہو گئے۔ تم انتظار کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے کہ انتظار کرو اور سجدوں میں گر کے رو رو کر دعائیں کرو۔ تمہارے ناک رگڑے جائیں اور زخم پڑ جائیں خدا تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا، اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ چکا۔ تو ان کو کہو کہ اگر ذرّہ بھی تمہارے دل میں ایمان ہے تو آج کا دن پکار پکار کر تمہیں کہہ رہا ہے کہ آج تم احمدیت میں داخل ہو جاؤ۔ خدا کرے کہ ان کو سمجھ آ جائے لیکن ان کو تو جب سمجھ آئے گی، جو ہماری ذمّہ داریاں ہیں ہمیں چاہیئے ان کو نبھائیں۔

پس آپ بڑی کثرت سے دعا کریں کہ آپ کو خدا نے ہدایت دی ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً خدا کی رحمت کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا۔ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (الصف:٦) دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب انہوں نے اپنے اعمال میں آہستہ آہستہ بدعات کو شامل کرنا شروع کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کو بدلا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی محبت تھی وہاں ان کے دل الٰہی محبت سے خالی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور عقل عطا کرے اور ہمیں ہمّت اور قوّت دے کہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ نعمتوں کو حاصل کرنے والے بن جائیں (آمین)

خطبہ ثانیہ کے بعد نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دوست صفیں درست کر لیں یہ آج کا جمعہ بھی بڑا اہم ہے یہاں پہلا جمعہ ہے۔ جنہوں نے اذان دی اور اقامت کہی ان سب کے نام نوٹ کرنے ہیں تاریخ کیلئے۔

(از رجسٹر خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)

۞۞۞